چناب نگر میں قادیانیوں نے غیر قانونی عدالتی نظام قائم کر رکھا ہے

سیف اللہ خالد

چناب نگر میں قادیانیوں کے ہاتھوں شہید کیے جانے والے نمائندہ ''اُمّت'' رانا ابرار چاند اپنے قتل سے کچھ دیر قبل تک جس اسٹوری پر کام کر رہے تھے وہ چناب نگر میں قادیانیوں کی جانب سے قائم کیا گیا غیر قانونی اور متوازی عدالتی نظام تھا۔ اسی کام سے روکنے کے لیے قادیانیوں نے رانا ابرار کو شہید کر دیا مگر وہ اپنے قتل سے تھوڑی دیر قبل ہی تمام دستاویزی ثبوت محفوظ مقام تک پہنچا چکے تھے۔ قادیانی جماعت کے متوازی عدالتی نظام کے ان ثبوتوں میں قادیانیوں کی غیر قانونی عدالتوں کے فیصلے، ان میں کی گئی اپیلیں، طلبی نوٹس اور دیگر عدالتی ڈاکومنٹس، عدالت کی اپنی کارروائی کے نوٹس شامل ہیں۔ ان تمام دستاویزات کے مطالعہ اور دیگر ذرائع سے تصدیق کے بعد زیرنظر رپورٹ مرتب کی گئی ہے۔ تصدیق کے عمل کے دوران ان غیر قانونی قادیانی عدالتوں میں پیش ہونے والے قادیانی جماعت کے لائسنس یافتہ دو وکلا سے بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ ان عدالتوں میں پیش ہونے والے قادیانی جماعت کے لائسنس یافتہ وکلا کے نام بھی ''اُمّت'' کے پاس موجود ہیں۔ ''اُمّت'' کی کوشش تھی کہ اس سلسلے میں قادیانی جماعت کے ترجمان اور ناظر امور عامہ (محکمہ داخلہ کے طور پر ذمہ داریاں نبھاتا ہے) سلیم الدین سے ان کا مؤقف معلوم کیا جائے مگر ان کے موبائل نمبر (0321-7700797) پر بار بار رابطہ کے باوجود کامیابی حاصل نہ ہوسکی۔ چناب نگر میں ''اُمّت'' کے ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ اس غیر قانونی عدالتی نظام کے حوالے سے مقامی میڈیا اور ''اُمّت'' میں رپورٹس شائع ہونے کے بعد ایک حساس ادارے کے فیصل آباد آفس نے قادیانی جماعت کے دفاتر میں جا کر ان کے عدالتی نظام کے حوالے سے پوچھ گچھ کی جس پر انہیں کہا گیا کہ یہ عدالت نہیں ثالثی نظام ہے۔ مگر قادیانی جماعت انہیں قائل کرنے میں کامیاب نہ ہوسکی۔ اس پر انہیں حکم دیا گیا کہ فوری طور پر اپنا تحریری مؤقف پیش کریں۔ اس کے بعد سے قادیانی جماعت کے بڑے حساس ادارے کے ذمہ داران پر اثر انداز ہو کر اس انکوائری کو بند کرانے کی کوشش میں ہیں۔ ذرائع کا دعویٰ ہے کہ کوئی بھی قادیانی اس وقت تک ملکی عدالت سے رجوع نہیں کر سکتا جب تک وہ قادیانیوں کی اپنی عدالت سے اس کی اجازت حاصل نہ کر سکے، اس کا ثبوت، اپیل کے عکس صفحہ ۲ میں موجود ہے۔ قادیانی جماعت نے اپنے عدالتی نظام کے ساتھ اس کے فیصلوں پر عملدرآمد کے لیے اپنے امور داخلہ میں ایک شعبہ تنفیذ بھی قائم کر رکھا ہے جو چناب نگر اور دیگر مقامات پر اپنی سیکورٹی فورس کے ذریعے فیصلوں پر عمل کرواتا ہے۔ اس بات کے ثبوت بھی دستیاب ہوئے ہیں کہ غیر

قانونی قادیانی عدالتیں دیوانی وفوجداری دونوں طرح کے مقدمات سنتی اور فیصلے دیتی ہیں۔ان کے فیصلے عموماً انتہائی نامناسب بھی ہوتے ہیں جس میں کسی شخص کو شہر بدر کر دیا جائے، جیسا کہ ''اُمّت'' میں ۶ / مارچ کو شائع ہونے والی رپورٹ میں ۲، بھائیوں کو شہر بدر کرنے کے فیصلے کا ذکر تھا۔اسی طرح بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ عام ہے اور اس فیصلے میں بیوی بچوں تک کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ بائیکاٹ میں شریک ہوں۔ذرائع کے مطابق ۶ / مارچ کو ''اُمّت'' میں نیوز اسٹوری شائع ہونے کے بعد قادیانی جماعت نے اپنے باغیوں کے ایک رہنما کو اس کے بیٹے سے فون کرایا کہ وہ باز نہ آیا تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ۶ / مارچ کی رپورٹ کے بعد چناب نگر کی غیر قانونی قادیانی عدالتوں سے ان لوگوں کو نوٹس جاری ہو گئے ہیں جن پر بغاوت کا شبہ ہے اور ایک بڑی تعداد پر جماعتی دفاتر اور عدالتوں میں داخلے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔قادیانی جماعت کا یہ خوش ساختہ نظام کیا ہے؟ اس کی تفصیل کچھ یوں ہے۔قادیانیوں کی قائم شدہ خود ساختہ عدالتیں ''دارالقضائ'' پاکستان کی آئینی عدلیہ کے متوازی قائم کیا گیا غیر قانونی عدالتی نظام ہے، اس کے لیے خود ساختہ قوانین بنائے گئے ہیں جو حکومت، اعلیٰ عدلیہ اور ماتحت عدالتوں کے لیے کھلا چیلنج اور آئین پاکستان سے کھلی بغاوت ہے۔ان عدالتوں ''دارالقضائ'' میں نہ صرف فوجداری نوعیت کے کیسز بلکہ جائیداد کے جھگڑے ''سول کیس'' اور فیملی کیسز کی باقاعدہ سماعت کی جاتی ہے۔ جس کے باعث لوگ پاکستان کی آئینی عدالتوں میں نہیں جاتے اور کورٹ فیس کی مد میں حکومتی خزانے کو سالانہ کروڑوں روپے کا نقصان ہوتا ہے۔ چناب نگر سمیت پورے ملک اور دنیا میں جہاں جہاں قادیانی بستے ہیں، اپنے کیسز ان غیر قانونی عدالتوں ''دارالقضائ'' میں سماعت کرانے کے پابند ہیں۔ان نام نہاد عدالتوں ''دارالقضائ'' کا انتظامی ڈھانچہ کچھ یوں ہے۔''دارالقضائ'' سلسلہ احمدیہ ربوہ کا سب سے اہم عہدہ صدر بورڈ ''دارالقضائ'' ہے اور اس عہدے پر وقار احمد ایڈووکیٹ ہائی کورٹ تعینات ہے، اس کی اجازت اور این او سی سے ''دارالقضائ'' میں پیش ہونے والے وکیلوں کو باقاعدہ لائسنس جاری کیا جاتا ہے۔دیگر اہم عہدوں میں ناظم دارالقضاء جس کا نام ارشد اور نائب ناظم دارالقضاء چوہدری نصیر احمد شامل ہیں۔ان عہدیداران کے علاوہ تقریباً ۳۰، کے قریب قاضی (جج) مقرر ہیں جو روزانہ درجنوں کیسوں کی سماعت کرتے ہیں، اس کے علاوہ ملک کے ہر ضلع میں قاضی (جج) مقرر کیے جاتے ہیں اور پوری دنیا میں جہاں بھی قادیانی آباد ہیں، قاضی (جج) مقرر ہیں لیکن ان تمام ''دارالقضاؤں'' عدالتوں کا ہیڈ کوارٹر چناب نگر اور انچارج صدر بورڈ ''دارالقضائ'' ہے۔جس طرح پاکستان کی آئینی عدالتوں میں ابتدائی سماعت سیشن جج یا سول جج کرتے ہیں، اسی طرح قادیانی ''دارالقضائ'' میں ''قاضی اوّل'' ان کیسوں کی سماعت کر کے فیصلہ سناتا ہے اور اگر کسی فریق کو اس فیصلہ پر اعتراض ہو تو اس کی اپیل ۳۰، یوم میں صدر بورڈ دارالقضاء کو کی جاتی ہے جو کہ بعد از اپیل ''مرافعہ اوّل'' یعنی دو قاضیوں (ججوں) پر مبنی عدالت کے سامنے اس کیس کو سننے کی اجازت دیتا ہے اور دو قاضیوں کی سماعت کے بعد جو فیصلہ ہوتا ہے، اگر اس فیصلے پر بھی کسی کو کوئی اعتراض ہو تو پھر دوبارہ اپیل کی جاتی ہے اور اس کے بعد یہ معاملہ کیس بورڈ مرافعہ ثانیہ یعنی کہ تین قاضیوں (ججوں) کے سامنے سماعت ہوتا ہے

اور بعد از سماعت اس فیصلہ پر بھی اگر کسی فریق کو کوئی اعتراض ہو تو پھر صدر بورڈ دار القضائ، مرافعہ عالیہ یعنی پانچ ججوں پر مشتمل فل کورٹ بورڈ قائم کرتا ہے اور اس سماعت کے بعد ہونے والا فیصلہ بھی حتمی نہیں ہوتا، پھر بھی اگر کسی فریق کو کوئی اعتراض ہو تو وہ حتمی اپیل قادیانیوں کے نام نہاد خلیفہ کے سامنے کر سکتا ہے جس کا حکم اور فیصلہ حتمی ہوتا ہے۔فیملی کیسز میں بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ پیش نہیں ہو سکتے بلکہ صدر بورڈ دار القضاء کی اجازت سے لائسنس یافتہ قادیانی جماعت کے مربی پیش ہوتے ہیں جن کی فیس دار القضاء میں پیش ہونے والے دیگر وکلا کی طرح، ۲۵۰۰، روپے، چناب نگر دار القضاء اور دوسرے اضلاع میں پیش ہونے کے لیے ۵۰۰۰، روپے فی مرحلہ متعین ہے۔ وہ آن دی ریکارٹ اس سے زیادہ فیس نہیں لے سکتے لیکن آف دی ریکارڈ سب چلتا ہے۔ چناب نگر میں صدر بورڈ دار القضاء کی اجازت سے دار القضاء چناب نگر میں پیش ہونے والے معروف وکلا، غلام سرور ایڈووکیٹ، عبدالسمیع حسنی ایڈووکیٹ، بدر منیر ایڈووکیٹ، عبدالمجیب خان ایڈووکیٹ، ملک عامر ایڈووکیٹ، وقاص احمد ایڈووکیٹ، فخر بٹ ایڈووکیٹ، عبدالسلام بھٹی ایڈووکیٹ، چوہدری عبدالعزیز ایڈووکیٹ، رشید احمد تنویر ایڈووکیٹ، نعیم عرب ایڈووکیٹ، طارق محمود بسراء ایڈووکیٹ، شیخ ضیاء الرحمٰن ایڈووکیٹ، احمد سیف اللہ ایڈووکیٹ وغیرہ وغیرہ ہیں، اور ان میں سے بعض ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں بھی پریکٹس کرتے ہیں۔غرض کہ قادیانی جماعت سے تعلق رکھنے والے ایڈووکیٹس کی اکثریت ان عدالتوں میں پریکٹس کرتی ہے اور قادیانی دار القضاء میں مقرر کردہ قاضیوں میں چند آنریری طور پر اور باقی اکثر تنخواہیں لے کر ان غیر قانونی عدالتوں میں کام کرتے ہیں اور ان کو تنخواہیں صدر انجمن احمدیہ کے خزانے سے دی جاتی ہیں۔ باقاعدہ طور پر دار القضاء کے لیے ہر سال بجٹ میں مخصوص رقم مختص کی جاتی ہے۔ چناب نگر کی ان غیر قانونی عدالتوں میں روزانہ کیسوں کی سماعت ہوتی ہے اور عموماً بروز اتوار بورڈز تشکیل دیے جاتے ہیں اور سماعت ہوتی ہے، جمعہ کے روز چھٹی ہوتی ہے۔ آئینی عدالتوں کی طرح ان غیر قانونی عدالتوں میں بھی باقاعدہ وکیل، وکالت نامے پیش کرتے ہیں بلکہ وکیل بطور مختار بھی پیش ہوتے ہیں اور زیر سماعت مقدمات کی باقاعدہ مثل بنائی جاتی ہے جن کی نقول کے حصول کے لیے باقاعدہ نقل برانچ بنائی گئی ہے جو سائل سے فی صفحہ ۲، روپے نقل فیس وصول کر کے اور کاغذات پر باقاعدہ مہریں اور قاضیوں سے تصدیق کر کے دیتا ہے۔فوجداری نوعیت کے مقدمات میں دونوں اطراف کے وکیلوں کے دلائل سننے کے علاوہ قاضی قادیانیوں کی ذیلی محکمے دفتر صدر عمومی اور نظارت امور عامہ دونوں کے عہدیداران سے رپورٹ بھی طلب کرتے ہیں جو کہ آئینی عدالتوں میں پیش ہونے والی پولیس رپورٹ یا چالان کی طرح اس کیس کے متعلقہ فریقین کے متعلق باقاعدہ رپورٹ چالان پیش کرتے ہیں اور اگر کوئی کیس جائیداد کے جھگڑے کا ہو تو اس کی رپورٹ قادیانیوں کے دفتر نظام جائیداد کا عملہ اور قادیانیوں کے خود ساختہ پٹواری کرتے ہیں۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ قادیانی عہدیداران جس کسی قادیانی فرد کو حکم عدولی یا نافرمانی پر سزا دینا چاہیں، ان کے ایک حکم پر نام نہاد دار القضاء کے قاضی مثل مقدمہ کے ریکارڈ میں ردّ و بدل بھی کر دیتے ہیں اور شعبہ دفتر صدر عمومی اور نظارت امور عامہ کے عہدیداران کی رپورٹ بھی اس کے خلاف دی جاتی ہے۔

ان جعلسازیوں اور ناانصافیوں کے خلاف کئی قادیانیوں نے اپیلیں اور احتجاج بھی ریکارڈ کرائے ہیں۔ان نام نہاد عدالتوں کے کیے ہوئے فیصلوں پر عملدر آمد کے لیے قادیانی جماعت کے شعبہ احتساب، دفتر نظارت امور عامہ، دفتر صدر عمومی، صدوران محلّہ جات اور ہر محلّہ میں موجود خداموں کی فورس موجود ہے۔قادیانی فورسز جو کہ نظارت امور عامہ کے ماتحت کام کرتی ہیں اوران عدالتوں میں سنائی جانے والی سزائیں، مثلاً اخراج شہر، شہر بدر چناب نگر غیر معینہ یا معین کردہ مدت کے لیے، کاروبار کو سیل کر دینا، بند کرا دینا، گھروں کو تالے لگوا دینا بلکہ بعض دفعہ تو گھروں کا سامان اٹھا کر شہر کی حدود سے باہر پھینک آنا، پر عمل کراتی ہیں۔مقاطع کی سزا یعنی قطع تعلق بھی کرایا جاتا ہے جب کہ کوڑوں کی سزا قادیانی جماعت کے دفاتر میں متعین کردہ علاقے میں دی جاتی ہے اور اس کے علاوہ تشدد کرتے وقت پولیس کے چھتر سے مشابہہ چھتر سے برہنہ کر کے چھتر ول کرنے کے علاوہ قادیانی ٹارچر سیل میں بند کرنے کی سزا بھی دی جاتی ہے۔یہ عقوبت خانے ہر محلے میں موجود ہیں جن کی خبریں متعدد دفعہ قومی اخبارات میں آ چکی ہیں اوران ٹارچر سیلوں میں خدام الاحمدیہ کے اسرائیلی فوج سے تربیت یافتہ عملے کے علاوہ ہر محلے میں موجود زعیم محلّہ بھی اہم رول ادا کرتے ہیں۔سزاؤں پر سو فیصد عملدر آمد کروانے کے لیے جائیدادیں اور مالی اثاثے بھی ضبط کر لیے جاتے ہیں۔قادیانیوں کے ''دارالقضائ'' کے قوانین قادیانی مذہب کی خود ساختہ شریعت کے تحت بنائے گئے ہیں۔لیکن جہاں پر ان کو ملکی قوانین کا سہارا لینا پڑے تو اس کا سہارا بھی لے لیتے ہیں۔مختلف اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں اور چند قادیانیوں کی طرف سے قادیانی دارالقضاء کے فیصلوں کی حیثیت کو ملکی عدالتوں میں چیلنج کیے جانے کے خوف کے باعث کے خوف کے باعث قادیانی دارالقضاء کے عملے نے قادیانیوں کو اپنے قابو میں رکھنے کے لیے ۱۵ر دسمبر ۲۰۱۰ء کے بعد اقرار نامہ ثالثی کے نام سے ایک فارم پرنٹ کیا ہے جس میں واضح طور پر درج ہے کہ میں تنازعہ بعنوان بالا کے حوالے سے ہوش و حواس میں بلا جبر و اکراہ درخواست کرتا ہوں رکرتی ہوں، کہ دارالقضاء کے علاوہ کسی اور عدالت میں نہ کر سکوں گا۔اس فارم کی اشاعت پر قادیانی معاشرے میں بے چینی میں اضافہ ہوا، اور قادیانیوں کی اکثریت اس اقرار نامہ ثالثی کو پر کرنے کی مخالف ہے جس کا مطلب ہے متاثرہ فریقین کے ہاتھ پیر باندھ دینا۔اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ملک میں ہر فرقے نے اپنی علیحدہ عدالتیں بنانی شروع کر دیں تو پھر ملک میں آئینی عدلیہ اور عدالتی نظام کی کیا حیثیت رہ جائے گی اوران خود ساختہ عدالتوں کے سنائے ہوئے فیصلوں پر عملدر آمد کرانے کے لیے جو قانون شکنی اور قتل و غارت ہوگی اس کا کیا حل ہوگا؟ جب ۱۹۷۴ء کے آئین میں یہ واضح طور پر درج ہے کہ ملکی عدالتی نظام کے علاوہ کوئی بھی متوازی نظام قائم نہیں کیا جا سکتا اور ایسا کرنے والے آرٹیکل چھ کی خلاف ورزی کریں گے جو غداری کے زمرے میں آتا ہے۔قادیانی باغی گروپ نے ''اُمّت'' سے بات چیت کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ چیف جسٹس آف پاکستان کارروائی کا حکم دیتے ہوئے دارالقضاء کا ریکارڈ قبضہ میں لیں اوران عدالتوں کے خلاف کارروائی کی جائے جو صرف رائل قادیانی فیملی کے تحفظ کی خاطر قائم ہیں اوران کے خوف کے سبب ہی غریب قادیانیوں کو دبا کر رکھا جاتا ہے۔(مطبوعہ روزنامہ ''امت'' کراچی ۱۹ر مارچ ۲۰۱۱ء)